بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک انتہائی فدائی بدری صحابی
حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/نومبر 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں حضرت مقداد بن اسود یا مقداد بن عمرو اصل نام ان کا مقداد بن عمرو ہے ان کا ذکر کروں گا۔ حضرت مقداد کے والد کا نام عمرو بن ثعلبہ تھا البتہ حضرت مقداد کو اسود بن یغوث کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ اس نے انہیں بچپن میں اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا اس لئے مقداد بن اسود کے نام سے معروف ہو گئے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے کہ **ادعوھم لاٰبائھم**۔ کہ لے پالکوں کو بھی اور جو کسی کے ساتھ منسوب ہیں اصل نسب جو ہے وہ باپ کا ہے اس لئے باپ سے پکارا جانا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی ضباعۃ سے ان کی شادی کروائی۔ حضرت ضباعۃ سے ان کے دو بچے پیدا ہوئے کریمہ اور عبداللہ۔ عبداللہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ کو خیبر میں سے چالیس وسق کھجوریں عطا کی تھیں۔ یہ چھ سو کلو کے قریب بنتا ہے۔ حضرت مقداد کی بیٹی کریمہ آپ کا حلیہ بیان کرتی ہیں کہ ان کا قد لمبا اور رنگ گندمی تھا پیٹ بڑا اور سر میں کثرت سے بال تھے وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگایا کرتے تھے جو خوبصورت تھی۔ نہ بڑی تھی اور نہ چھوٹی تھی۔ آنکھیں سیاہ تھیں اور ابرو باریک اور لمبے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مقداد اُن سات صحابہ میں سے تھے جنہوں نے مکہ میں اپنے اسلام کا سب سے پہلے اظہار کیا تھا۔ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں میں حضرت مقداد بھی شامل تھے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ واپس آ گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو اس وقت حضرت مقداد ہجرت نہ کر سکے پھر وہ مکہ میں اس وقت تک رہے جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدۃ بن حارث کی سرکردگی میں ایک سریہ بھیجا۔

غزوہ ودان سے واپس آنے پر ماہ ربیع الاول کے شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عبید بن الحارث مطلبی کی امارت میں ساٹھ شتر سوار مہاجرین کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ اس مہم کی غرض بھی قریش مکہ کے حملوں کو روکنا تھا چنانچہ جب عبیدۃ بن الحارث اور ان کے ساتھی کچھ مسافت طے کر کے ثنیۃ المرۃ کے پاس پہنچے تو ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ قریش کے دو سو مسلح نوجوان عکرمہ بن ابوجہل کی کمان میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔ فریقین ایک دوسرے کے سامنے ہوئے اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں کچھ تیر اندازی بھی ہوئی لیکن پھر مشرکین کا گروہ یہ خوف کھا کر کہ مسلمانوں کے پیچھے کچھ کمک ان کی مخفی ہوگی مقابلہ سے پیچھے ہٹ گیا اور مسلمانوں نے ان کا پیچھا نہیں کیا البتہ مشرکین کے لشکر میں سے

دو شخص مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزوان، عکرمہ بن ابو جہل کی کمان سے خود بخود بھاگ کر مسلمانوں کے ساتھ آ ملے اور لکھا ہے کہ وہ اسی غرض سے قریش کے ساتھ نکلے تھے کہ موقع پا کر مسلمانوں میں آملیں گے کیونکہ وہ دل سے مسلمان تھے۔

مدینہ ہجرت کے وقت حضرت مقداد حضرت کلثوم بن ہدم کے گھر ٹھہرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد اور حضرت جبار بن صخر کے مابین مؤاخات قائم کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد کو بنو ہدیلہ جو انصار کے قبیلہ خزرج کی ایک شاخ ہے، ان کے محلے میں رہائش کے لئے جگہ عطا فرمائی تھی۔

حضرت مقداد نے بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی تھی حضرت مقداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیراندازوں میں سے بیان کئے جاتے ہیں۔

سیرۃ خاتم النبیین میں جنگ بدر کے حوالے سے لکھا ہے کہ دشمن کی خبر پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ارادے جاننے کے لئے اور اگر وہ حملہ کرتے ہیں تو ان کے حملے کو روکنے کے لئے بدر کی طرف روانہ ہوئے روحہ کے قریب پہنچ کر آپ نے بسبس اور عدی نامی دو صحابیوں کو دشمن کی حرکات وسکنات کا علم حاصل کرنے کے لئے بدر کی طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ وہ بہت جلد خبر لے کر واپس آئیں۔ روحا سے آگے روانہ ہو کر جب مسلمان وادی صفرا کے ایک پہلو سے گزرتے ہوئے زفران میں پہنچے یہ بھی ایک جگہ کا نام ہے جو بدر سے صرف ایک منزل ورے ہے تو اطلاع موصول ہوئی کہ قافلہ کی حفاظت کے لئے قریش کا ایک بڑا جرار لشکر مکہ سے آ رہا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تمام صحابہ کو جمع کر کے انہیں اس خبر سے اطلاع دی اور پھر ان سے مشورہ پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔

اکابر صحابہ نے اٹھ اٹھ کر جاں نثارانہ تقریریں کیں اور عرض کیا کہ ہمارے جان و مال سب خدا کے ہیں۔ ہم ہر میدان میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ چنانچہ مقداد بن عمرو نے کہا یا رسول اللہ ہم موسیٰ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپ کو یہ جواب دیں کہ جا تو اور تیرا خدا جا کر لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ جہاں بھی جاتے ہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہو کر لڑیں گے۔ آپ نے یہ تقریر سنی تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتمانے لگا۔

حضرت مقداد کو غزوہ بدر میں اللہ کی راہ میں قتال کرنے والے پہلے گھڑ سوار ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرۃ خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ مسلمانوں کے جنگی سامان اور کافروں کے جنگی سامان میں کوئی نسبت ہی نہیں تھی لیکن اس کے باوجود دشمن کے مقابلہ کے لئے جب کھڑے ہوئے تو مہاجرین اور انصار نے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کر کے دکھایا۔

ایک مرتبہ حضرت مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ اگر میرا کسی کافر سے مقابلہ ہو جائے اور وہ میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے پھر ایک درخت کے پیچھے چھپ جائے اور کہے کہ میں اللہ کی خاطر مسلمان ہو گیا۔ یا رسول اللہ کیا اب میں اسے مار ڈالوں جب کہ اس نے ایسی بات کہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اسے قتل نہ کرو۔ حضرت مقداد نے کہا یا رسول اللہ اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس درجے پر ہو جائے گا جو تم کو اس کے قتل کرنے سے پہلے حاصل تھا یعنی ایمان کا درجہ اور تم اس کے درجے پر ہو جاؤ گے جو اس کو کلمہ پڑھنے سے پہلے حاصل تھا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ہے کلمہ پڑھنے والے کا مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور آجکل کے علماء کہلانے والے اور اسلامی

حکومتوں کے عمل دیکھیں۔کاش یہ خود دیکھیں کہ اس حدیث کے مطابق وہ کس مقام پر کھڑے ہیں مؤمن کے مقام پر یا کافر کے مقام پر؟

حضور انور نے فرمایا: بنوفزارہ کے عیینہ بن حصن نے بنوغطفان کے گھڑسواروں کے ساتھ مل کر آنحضورؐ کے اونٹ چُرا لئے اور چرواہے کو بھی قتل کر دیا تو حضرت سلمٰی بن اکوع نے ان لوگوں کا تعاقب کیا اور ان پر تیر برسائے۔حضرت سلمٰی کی مدد کی پکار سُن کر آنحضرتؐ نے مدینہ میں اعلان کروایا کہ دشمن کے مقابلہ کیلئے نکلو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان سن کر جو سب سے پہلا گھڑسوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حضرت مقداد تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری فرمائی تو اس مہم کو بہت پوشیدہ رکھا گیا۔اس موقع پر ایک بدری صحابی حضرت حاطب بن بلتعہ نے اپنی سادگی اور نادانی میں مکہ سے آئی ہوئی ایک عورت کے ساتھ ایک خفیہ خط مکہ روانہ کر دیا جس میں مکہ پر حملہ کرنے کی ساری تیاریوں کا ذکر تھا۔اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی زبیر اور مقداد کو اس عورت سے وہ خط لینے کے لئے روانہ فرمایا۔حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روضۃ خاخ میں وہ عورت تمہیں مل جائے گی۔ہم اس عورت کے پاس پہنچے اور اس سے وہ خط لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

جنگ یرموک میں بھی حضرت مقداد نے شرکت کی تھی۔آپ اس جنگ میں قاری تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ پر حضرت مقداد کو امیر بنایا تھا۔جب وہ واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے ابومعبد تو نے امارت کے منصب کو کیسا پایا۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جب نکلا تو میری یہ حالت ہوئی کہ میں دوسرے لوگوں کو اپنا غلام تصور کر رہا تھا۔آپ نے فرمایا کہ اے ابومعبد امارت اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ جسے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے۔مقداد نے عرض کیا کوئی شک نہیں۔اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے میں دو آدمیوں پر بھی نگران بننا پسند نہ کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تقویٰ کا معیار تھا ان لوگوں کا کہ افسر بننے سے تکبر پیدا ہوسکتا ہے اس لئے میں پسند نہیں کرتا کہ دو آدمی بھی میرے ماتحت ہوں۔پس ہمارے سب افسروں کو بھی یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اول تو خواہش نہیں کرنی اور جب افسر بنایا جائے عہدہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس عہدے کے شر سے بچنے کی بھی دعا مانگنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کبھی تکبر پیدا نہ کرے اور اس کا فضل مانگنا چاہئے۔

حضرت مقداد حمص کے محاصرے میں حضرت عبیدۃ بن جراح کے ساتھ تھے۔حضرت مقداد نے مصر کی فتح میں بھی حصہ لیا۔

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت مقداد ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچایا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابتلا آ جائے تو پھر صبر ہے۔

حضرت مقداد کا پیٹ بہت زیادہ بڑھا ہوا تھا ان کا ایک رومی غلام تھا وہ ان سے کہنے لگا کہ میں آپ کے پیٹ کو کاٹ کر چربی نکال دوں گا چنانچہ اس نے حضرت مقداد کا پیٹ چاک کیا اور چربی نکال کر دوبارہ سی دیا لیکن اس وجہ سے حضرت مقداد کی وفات ہوگئی۔لیکن ایک اور روایت بھی ہے اس کے مطابق حضرت مقداد کی وفات دھن الخروۃ یعنی کیسٹر آئل پینے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ابوفائد نے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد کی بیٹی کریمہ کہتی ہیں کہ آپ کی وفات مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر جرف مقام پر ہوئی وہاں سے ان کی نعش کو لوگوں کے کندھوں پر اٹھا کر مدینہ لایا گیا۔حضرت عثمان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں انہیں دفن کیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے چار سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔سوال

کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی، ابوذر، سلمان اور مقداد۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات سات نجیب رفقاء دیئے گئے ہیں۔لیکن مجھے چودہ عطا کئے گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں تو حضرت علی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک تو میں ہوں، میرے دو بیٹے حسن اور حسین، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ، ابوذر اور عبداللہ بن مسعود۔

حضرت مقداد سے روایت ہے کہ وہ ایک روز قضائے حاجت کے لئے بقیع کی طرف گئے۔انہوں نے ایک چوہا دیکھا جس نے بل میں سے ایک دینار نکالا پھر اندر گیا اور ایک اور دینار نکالا حتی کہ اس نے سترہ دینار نکالے۔اس کے بعد ایک سرخ رنگ کا کپڑا نکالا۔حضرت مقداد کہتے ہیں کہ میں نے اس کپڑے کو کھینچا تو اس میں ایک دینار پایا اس طرح اٹھارہ دینار ہو گئے پھر میں ان کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ساری بات بتائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کا صدقہ لے لیجئے۔آپ نے فرمایا اس کا کوئی صدقہ نہیں ہے انہیں لے جاؤ۔اللہ تعالیٰ ان میں تمہارے لئے برکت ڈال دے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے لئے انتظام کر دیا۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ دعا ہمیشہ کرنی چاہئے تاکہ نسلوں میں بھی دین قائم رہے اور اللہ کے فضل کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ وہ دعا یہ ہے: وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ یعنی اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی جو اونچی آواز میں تلاوت کر رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خشیت الٰہی رکھنے والا انسان ہے۔وہ حضرت مقداد بن عمرو تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسلام کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اندر خشیت پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 22nd - November - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB